[illegible] ہیں اور یہی [illegible] ہو جاتی ہیں [illegible] علم سے [illegible] ہیں [illegible]

دبنے کی وجہ سے انہیں آلہ کار نہیں بنا سکتا۔ گویا وہ زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے۔ ۹۔ دیکھو حدیث میں قمر چاند کی طرف ہے یعنی چاند کو دیکھو تو روزے رکھنے شروع کر دو اور پھر اگلے مہینے کا چاند دیکھو تو افطار کر دو یعنی روزے رکھنے چھوڑ دو اور جب مطلع صاف نہ ہو تو اس کے متعلق فرمایا فان غم علیکم فاقدروا له اگر ابر ہو جائے تو اندازہ کر لو اور حدیث ۱۸ میں آتا ہے فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلثین یعنی اگر ابر ہو جائے تو تیس کی گنتی کر لو اور ۱۹ میں ہے فان غمی علیکم فاکملوا عدة شعبان ثلاثین یعنی اگر ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن کو پورا کر لو۔ فاقدروا له کی تفسیر عموماً فاکملوا العدة ثلثین یا عدة شعبان ثلثین سے کی گئی ہے۔ ابو العباس ابن سریج شافعی اور مطرف ابن عبد اللہ تابعی اور ابن قتیبہ محدث اور بروایت ابن خویز منداد امام شافعی سے فاقدروا له اس کا اندازہ کر لو اس کی تفسیر یوں منقول ہے فاقدروه بحساب المنازل یعنی ماہ رمضان کا اندازہ منازل قمر کے حساب سے کر لو اور ابن سریج سے نقل ہے کہ فاقدروا له کا خطاب ان سے ہے جنہیں خصه الله بهذا العلم یعنی ان لوگوں سے خاص ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس علم یعنی علم منازل قمر سے مخصوص کیا ہے۔ اور فاکملوا العدة کا خطاب عام لوگوں کے لئے ہے یعنی اس کی صورت ان کے نزدیک یہ ہے جو لوگ منازل القمر کا حساب جانتے ہیں وہ تاریخ رمضان کی پہلی یا شوال کی پہلی کے لئے مقرر کریں۔ ان تاریخوں کے مطابق لوگ روزہ بھی رکھ سکتے ہیں اور افطار بھی کر سکتے ہیں اور جو لوگ نہیں جانتے وہ فاکملوا العدة پر عمل کریں۔ اور فاقدروا له کی یہ تفسیر جو اوپر مذکور ہوئی ح ۹ کی حدیث انا امة امية لا نکتب ولا نحسب کے منافی نہیں کیونکہ اس کی تفسیر فتح الباری میں یوں کی ہے والمراد اهل الاسلام الذین بحضرته عند تلك المقالة وهو محمول على اكثرهم او المراد نفسه صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انا امة امية سے مراد وہ اہل اسلام ہیں جو ایسا فرمانے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں موجود تھے یا اکثر مراد ہیں یا صرف آپ کی ذات شریف صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے میرے نزدیک مراد عرب قوم ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ مسلمان ہمیشہ کے لئے نہ کبھی لکھا کریں گے اور نہ حساب لگایا کریں گے۔ اس زمانہ میں جب منازل قمر کا علم عام ہو گیا ہے میں کوئی وجہ نہیں سمجھتا کہ کیوں حساب کے مطابق ایک ملک میں ایک تاریخ مقرر کر دی جائے تا کہ سب جگہ مسلمان ایک ہی دن روزہ رکھنا شروع کریں۔ اور ایک ہی دن عید ہو۔ کیونکہ بعض جگہ ابر یا گرد و غبار کی وجہ سے چاند نہیں دیکھا جا سکتا اور بے وقت تار وغیرہ سے بھی مقصد حاصل نہیں ہوتا ایک گاؤں میں عید ایک دن ہے تو دوسرے گاؤں دوسرے دن حتیٰ کہ شہروں میں بھی یہی حالت نظر آتی ہے اگر پہلے سے حساب ایک تاریخ کا اعلان ہو جائے تو یہ امر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان فاقدروا له کے مطابق ہی ہوگا کہ جہاں مطلع صاف نہ ہوگا وہاں یہ حساب کام دیگا اور جہاں مطلع صاف ہوگا چاند نظر آ جائے گا۔ نیز دیکھو نوٹ ح ۹ پر۔